دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

خواتین کے لئے نماز پڑھنے کا مستحب وقت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ایک مسئلہ پوچھنا ہے کہ عورت کو کس وقت نماز پڑھنا مستحب ہے؟ کیا وقت کی ابتدا میں پڑھے یا مردوں کی جماعت کا انتظار کرے؟ اس کے بارے میں ذرا تفصیل بتائیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلیًا

عورتوں کی نماز کے مستحب وقت کے بارے میں کتبِ احناف میں عام طور پر دو طرح کے اقوال موجود ہیں :

(۱)۔ایک قول یہ ہے کہ عورتوں کے لیے فجر کی نماز اول وقت (اندھیرے) میں پڑھنا مستحب ہے، اور

فجر کے علاوہ باقی چاروں نمازیں اس وقت پڑھنا مستحب ہے جب مرد حضرات مسجد کی جماعت سے فارغ ہو جائیں۔جیسا کہ ذیل میں مذکور ہے۔

البناية شرح الهداية (٣٨/٢)

وعن مشايخنا أن للمرأة أن تصلى الفجر بغلس لأنه أقرب إلى الستر، وفى سائر الصلوات ينتظرن حتى يفرغ الرجال من الجماعة، وقيل الأفضل لها فى الصلوات كلها أن تنتظر فراغ جماعة الرجال، كذافى "القنية...."إلخ

كما فى الدر المختار (٣٦٦/١)

(والمستحب) للرجل (الابتداء) فى الفجر (بإسفار والختم به) هو المختار بحيث يرتل أربعين آية ثم يعيده بطهارة لو فسد. وقيل يؤخر جدا؛ لأن الفساد موهوم (إلا لحاج بمزدلفة) فالتغليس أفضل كمرأة مطلقا. وفى غير الفجر الأفضل لها انتظار فراغ الجماعة....إلخ

(۲) جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ عورتوں کے لیے تمام نمازیں اول وقت میں ہی پڑھنا مستحب ہے۔جیسا کہ عباراتِ ذیل میں ہے۔

وفى حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٣٤٧/١)

ذكر شراح الهداية وغيرهم فى باب التيمم أن أداء الصلاة فى أول الوقت أفضل إلا إذا تضمن التأخير فضيلة لا تحصل بدونه كتكثير الجماعة؛ ولهذا كان أولى للنساء أن يصلين فى أول الوقت؛ لأنهن لا يخرجن إلى الجماعة كذا فى مبسوطى شمس الأئمة وفخر الإسلام. اهـ .

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (١٦٣١)

أداء الصلاة فى أول الوقت أفضل إلا إذا تضمن التأخير فضيلة لا تحصل بدونه كتكثير الجماعة ولا يتأتى هذا فى حق من فى المفازة فكان التعجيل أولى؛ ولهذا كان أولى للنساء أن يصلين فى أول الوقت؛ لأنهن لا يخرجن إلى الجماعة....إلخ

بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع (١٢٥/١)

وما ذكر من الدلائل الجميلة فنقول بها فى بعض الصلوات فى بعض الأوقات على ما نذكر،

لکن قامت الدلائل فی بعضها علی أن التأخیر أفضل لمصلحة وجدت فی التأخیر .....وأما فی الظهر فالمستحب هو آخر الوقت فی الصیف وأوله فی الشتاء .....لأن التعجیل فی الصیف لا یخلو عن أحد أمرین: إما تقلیل الجماعة لاشتغال الناس بالقیلولة، وإما الإضرار بهم لتأذیهم بالحر. وقد انعدم هذان المعنیان فی الشتاء فیعتبر فیه معنی المسارعة إلی الخیر ....إلخ

المبسوط للسرخسی (١٤٦/١)

ولأن فی الإسفار تکثیر الجماعة وفی التغلیس تقلیلها، وما یؤدی إلی تکثیر الجماعة فهو أفضل لأن فی التعجیل فی الصیف تقلیل الجماعات وإضرارا بالناس فإن الحر یؤذیهم فأما فی الشتاء فالمستحب تعجیلها

ان مذکورہ بالا دونوں اقوال میں سے ہمیں دوسرا قول راجح معلوم ہوتا ہے،جس کی وجوہ حسبِ ذیل ہیں -:

(الف: (قرآنِ کریم میں "مسارعۃ الی الخیر " کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

(وسارعوا إلی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السماوات والأرض أعدت للمتقین) (آل عمران:١٣٣)

اسی طرح بعض احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مثلاً ترمذی شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ "أی الاعمال أفضل؟ "قال :الصلاة لاول وقتها".-

نیز اصل یہ ہے کہ کسی بھی حکمِ شرعی کو واجب ہونے کے بعد حتی الامکان جلد از جلد انجام دیا جائے،اور اس میں بلاوجہ تاخیر نہ کی جائے ،اس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز بھی اول وقت میں ہی پڑھنا مستحب ہو۔تاہم مردوں کو چونکہ جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہے اور جماعت جتنی زیادہ ہو اتنا بہتر ہے ،اس لئے اس مصلحت کی خاطر شریعت نے بعض نمازوں کی جماعت کو تھوڑا مؤخر کر کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے، مثلاً فجر میں اسفار کا حکم ہے،اور گرمیوں کی ظہر میں ابراد کا حکم ہے،لیکن چونکہ عورتوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم نہیں ہے اس لیے ان کے بلکہ ہر اس شخص کے حق میں جو باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد کی حاضری سے معذور ہے، یہ مصلحت مفقود ہے، لہٰذا ان کے لئے اول وقت میں ہی نماز پڑھنا مستحب ہونا چاہیے ۔(کما فی التبویب (کمافی

تبویب:۷/۱۱۵۸۷)

(ب): حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے مبسوط کے حوالے سے ذکر فرمایا ہے کہ اگر فجر و ظہر میں لوگ جمع ہو جائیں تو پھر تعجیل افضل ہے، یعنی بغیر تاخیر کیے اگر تکثیر جماعت ہو جائے تو پھر مردوں کے لیے بھی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ چنانچہ رمضان المبارک میں فجر کی نماز جلدی پڑھنا اسی فائدے اور مصلحت کے پیشِ نظر ہوتا ہے کہ سب لوگ بسہولت جماعت میں شریک ہوسکیں۔ اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے حق میں بھی تعجیل مستحب ہے۔ کمافی العرف الشذی شرح سنن الترمذی (۱/۱۷۵)

خلاصہ یہ ہے کہ ان وجوہات کی بنا پر عورتوں کے حق میں مستحب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نماز کا وقت داخل ہونے کا یقین ہو جائے تو وہ اس کے بعد جلد از جلد نماز ادا کرلیں۔ اور مردوں کی نماز کا انتظار نہ کریں۔

منیب الرحمٰن عمار ہاشمی غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۶/ محرم الحرام / ۱۴۴۵ھ
۲۵/ جولائی / ۲۰۲۳ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

الجواب صحیح
(بندہ عبد الرؤف عفی عنہ)
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۱۱/ محرم الحرام / ۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح
سید حسین احمد عفی عنہ
۱۲/۱/۱۴۴۵ھ